راجہ مہدی علی خاں

ایک منظر

چالیسواں

بہت خوبصورت بہت نیک تھا وہ ہزاروں جوانوں میں بس ایک تھا وہ
کسی سے بھی رکھی نہ اس نے عداوت کہ پیشہ تھا اس نوجواں کا شرافت
ہمارے محلے میں وہ جب بھی آتا خدا اس کو بخشے ہمیں مل کے جاتا
نہ رو رو کے بے حال ہو اے دلہن تو نہ کر اس سے قدر آہ! رنج و محن تو!
وہ جنت میں خوشیاں منائے گا مت رو وہ حوروں سے دل لگائے گا مت رو
وہ آخر ہمیں بھی تو تھا جاں سے پیارا مگر دے لیا ہم نے دل کو سہارا
نہ کر بین اتنا نہ رو اتنا پیاری ہمارے کلیجے پہ چلتی ہے آری
رضیہ ذرا گرم چاول تو لانا ذکیہ ذرا ٹھنڈا پانی تو لانا
بہت خوبصورت بہت نیک تھا وہ ہزاروں جوانوں میں بس ایک تھا وہ
منگانا ذرا شوربا اور خالہ بڑھانا ادھر کو ذرا یہ پیالہ
ہمارے محلے میں وہ جب بھی آتا خدا اُس کو بخشے ہمیں مل کے جاتا
بڑا ہے پلاؤ میں گھی ڈالڈے کا خدا تو ہی حافظ ہے میرے گلے کا
دلہن سے کہو آہ اتنا نہ روئے بچاری نہ بے کار میں جان کھوئے
اری بوٹیاں تین سالن میں تیرے یہ چھیچھڑا لکھا تھا مقدر میں میرے
بہت خوبصورت بہت نیک تھا وہ ہزاروں جوانوں میں بس ایک تھا وہ
دلہن گھر میں چٹنی اگر ہو تو لانا نہیں تو ذرا کھاری بوتل منگانا

نہ کر بین اتنے نہ رو اتنا پیاری
ہمارے کلیجے پہ چلتی ہے آری!